تفسیرالقرآن

شانِ صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

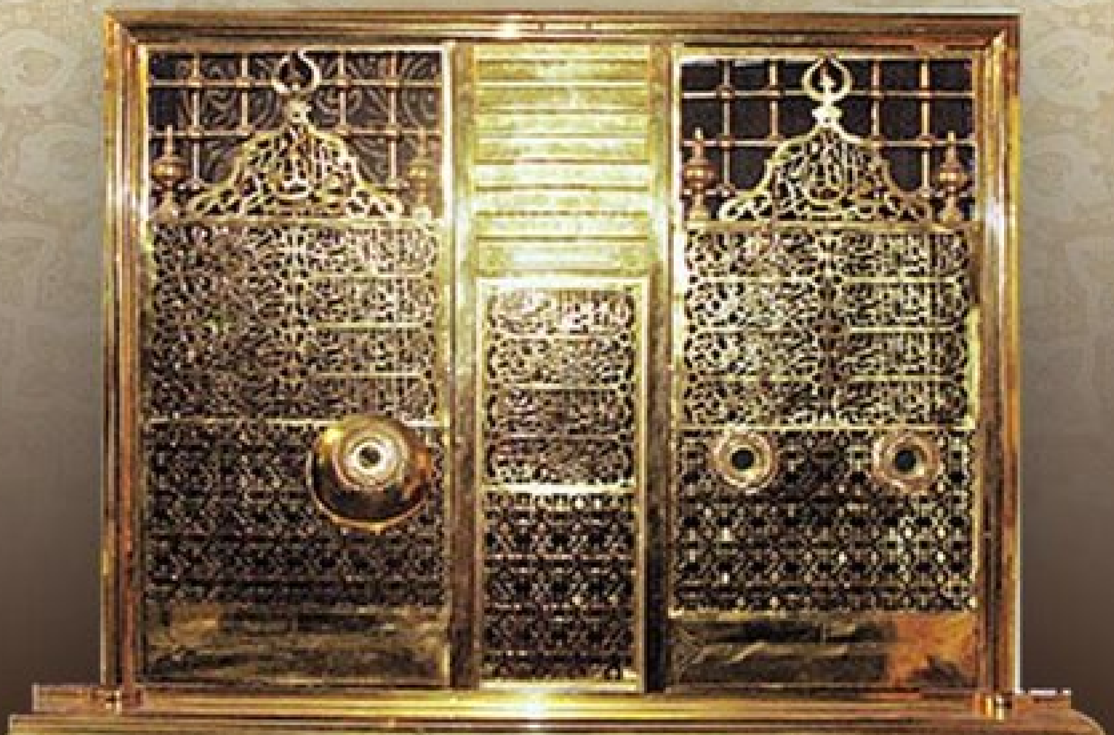

شانِ صدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ

مفتی ابو صالح محمد قاسم عطاری*

ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۚ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلَيْهِ وَاَيَّدَهٗ بِجُنُوْدٍ لَّمْ تَرَوْهَا﴾

ترجمہ: اگر تم اِس (نبی) کی مدد نہیں کرو گے تو اللہ اِن کی مدد فرما چکا ہے جب کافروں نے اِنہیں (اِن کے وطن سے) نکال دیا تھا جبکہ یہ دو میں سے دوسرے تھے، جب دونوں غار میں تھے، جب یہ اپنے ساتھی سے فرمارہے تھے غم نہ کرو، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے تو اللہ نے اُس پر اپنی تسکین نازل فرمائی اور اُن لشکروں کے ساتھ اُس کی مدد فرمائی جو تم نے نہ دیکھے۔ (پ10، التوبۃ:40)

تفسیر یہ آیت نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مقام و مرتبہ اور مرکز و مَہبطِ عنایاتِ الٰہیہ ہونے پر دلالت کرتی ہے اور اسی آیت سے صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عظمت و شان بھی نمایاں ہوتی ہے۔ ہجرتِ مدینہ کے متعلّق اِس آیتِ مبارکہ کا خلاصہ یہ ہے کہ بنیادی طور پر اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو راہِ خدا میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی مدد کی ترغیب دی ہے کہ اگر تم اِن کی مدد نہ کرو گے تو یہ تمہاری مدد کے محتاج نہیں ہیں، لہٰذا اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے اِن کی خاص مدد فرمائے گا جیسے اللہ تعالیٰ نے اِن کی اُس وقت بھی مدد فرمائی جب کفار نے انہیں مکّۂ مکرمہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا اور یہ صرف ایک فرد یعنی ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ساتھ مکّۂ مکرمہ سے نکل کر غارِ ثور میں آئے اور دوسری طرف کفّار اِن کا تعاقُب کرتے غار کے دہانے پر آپہنچے جس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ فکر مند ہوئے لیکن نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تائیدِ الٰہی پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے ساتھی سے فرمایا: غم نہ کرو، بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے اور پھر واضح طور پر اِعانتِ الٰہی کا ظہور اور بارگاہِ خداوندی سے سکون و اطمینان کا نزول ہوا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے غیبی لشکروں نے مدد کی اور غار کے منہ پر موجود کفار غار کے اندر جھانکے بغیر ہی واپس لوٹ گئے۔

صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فضیلت اس آیتِ مبارکہ میں اَصلُ الاُصول تو رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عظمت و شان اور اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کے شاملِ حال ہونے کا بیان ہے لیکن اس کے ساتھ کئی اعتبار سے حضرت سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی عظمت و شان کا بیان بھی موجود ہے:

(1) نبیِّ مکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کفّار کی طرف سے قتل کے اندیشے کے پیشِ نظر ہجرت فرمائی تھی لہٰذا اپنی جان کی حفاظت کے لئے اپنے انتہائی قابلِ اعتماد ساتھی و غلام صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کو ساتھ لیا جو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مخلص، باوفا، خیر خواہ، کاملُ الایمان، قابلِ اعتماد اور سچے مُحِبّ و مددگار ہونے کی دلیل ہے کیونکہ خطرناک حالات میں آدمی اسی کو اپنے ساتھ رکھنا پسند کرتا ہے جس کے اِخلاص، وفا، ہمت و حوصلے اور جاں نثاری پر بھرپور اعتماد ہو۔

* دار الافتاء اہلِ سنّت فیضانِ مدینہ، باب المدینہ کراچی

(2) انبیاء علیھمُ الصَّلٰوۃ السَّلام کی ہجرتیں خاص حکمِ الٰہی سے ہوتی ہیں اور یہ ہجرت بھی اللہ تعالیٰ کی خاص اجازت سے تھی، اِس اجازت کے وقت رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں مخلص صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم کی ایک پوری جماعت موجود تھی بلکہ ان کے کئی حضرات سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے مقابلے میں نَسَبی طور پر نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے زیادہ قریب بھی تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے اُس موقع پر اپنے پیارے حبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قرب وصحبت میں رہنے کا شرفِ عظیم سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں فرمایا، یہ تخصیص آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے عظیم مرتبے اور بقیہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی فضیلت کی دلیل ہے۔

(3) دیگر صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم حالات کی ناسازی کی وجہ سے نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اجازت سے ہجرت کر گئے لیکن یارِ غار، صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اُن نامُساعِد حالات کے باوجود بھی پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا قرب نہ چھوڑا بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت وحفاظت کے لئے مکۂ مکرمہ میں موجود رہے۔

(4) سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے جس قدر رسولِ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے فیض حاصل کیا وہ کسی اور صحابی کو نصیب نہ ہوا کیونکہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے آقا کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ سفر وحضر میں دیگر تمام صحابۂ کرام رضی اللہ تعالٰی عنھم کے مقابلے میں زیادہ وقت گزارا اور خصوصاً سفرِ ہجرت کے قرب وصحبت کی تو کوئی برابری کر ہی نہیں سکتا کہ ایامِ ہجرت میں بلا شرکتِ غیرے قرب وفیضانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے تنِ تنہا فیض یاب ہوتے رہے۔ اسی لئے عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ جیسی ہستی نے تمنا کی تھی کہ کاش! میرے سارے اعمال ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ایک دن اور ایک رات کے عمل کے برابر ہوتے۔ **ان کی رات تو وہ جس میں آپ** رضی اللہ تعالٰی عنہ **رسول اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ غارِ ثور تک پہنچے، آقا کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے پہلے غار میں جا کر سوراخوں کو اپنی چادر پھاڑ کر بند کیا، دو سوراخ باقی رہ گئے تو وہاں اپنے پاؤں رکھ دیئے، وہاں سے سانپ نے ڈس لیا تب بھی نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے آرام کی خاطر پاؤں نہ ہٹایا **اور** (کاش کے میرے اعمال کے مقابلے میں مجھے صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ایک دن مل جائے) **ان کا وہ دن** جب رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصال کے بعد عرب کے چند قبیلے مرتد ہوگئے اور کئی قبیلوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا تو اُن نازک وکمزور حالات میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے دینِ اسلام کو غالب کر کے دکھایا۔ (یہ فرمانِ عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا معنوی خلاصہ ہے۔) (خازن، 2/244)

(5) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے غارِ ثور میں رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی راحت وآرام پر اپنی جان قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔

(6) اسی سفرِ ہجرت کی وجہ سے آپ کا لقب ثانی اثنین ہے یعنی "دو میں سے دوسرے" پہلے رسولِ خدا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور دوسرے صدیقِ باوفا رضی اللہ تعالٰی عنہ۔ ہجرت کے علاوہ بھی رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے بعد آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہی ثانی ہیں حتّٰی کہ نبیِّ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پہلو میں تدفین میں بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہی ثانی ہیں۔

(7) آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کا رسول اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ساتھی ہونا خود اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان فرمایا، یہ شرف آپ کے علاوہ اور کسی صحابی کو عطا نہ ہوا۔

(8) آیت ہی بتا رہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں مقدّس ہستیوں کے ساتھ تھا۔

(9) اللہ تعالیٰ کا خصوصیت کے ساتھ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ پر سکینہ نازل فرمانا بھی ان کی فضیلت کی دلیل ہے۔ (تفسیر کبیر، 6/150، خازن، 2/244 ملتقطاً)